بہاء الدین زکریا لائبریری (وقف) چکوال
مسلسل نمبر: ------------------
تاریخ: ------------------

کراماتِ مقدسہ

حضرت سید سخی سیدن شیرازیؒ

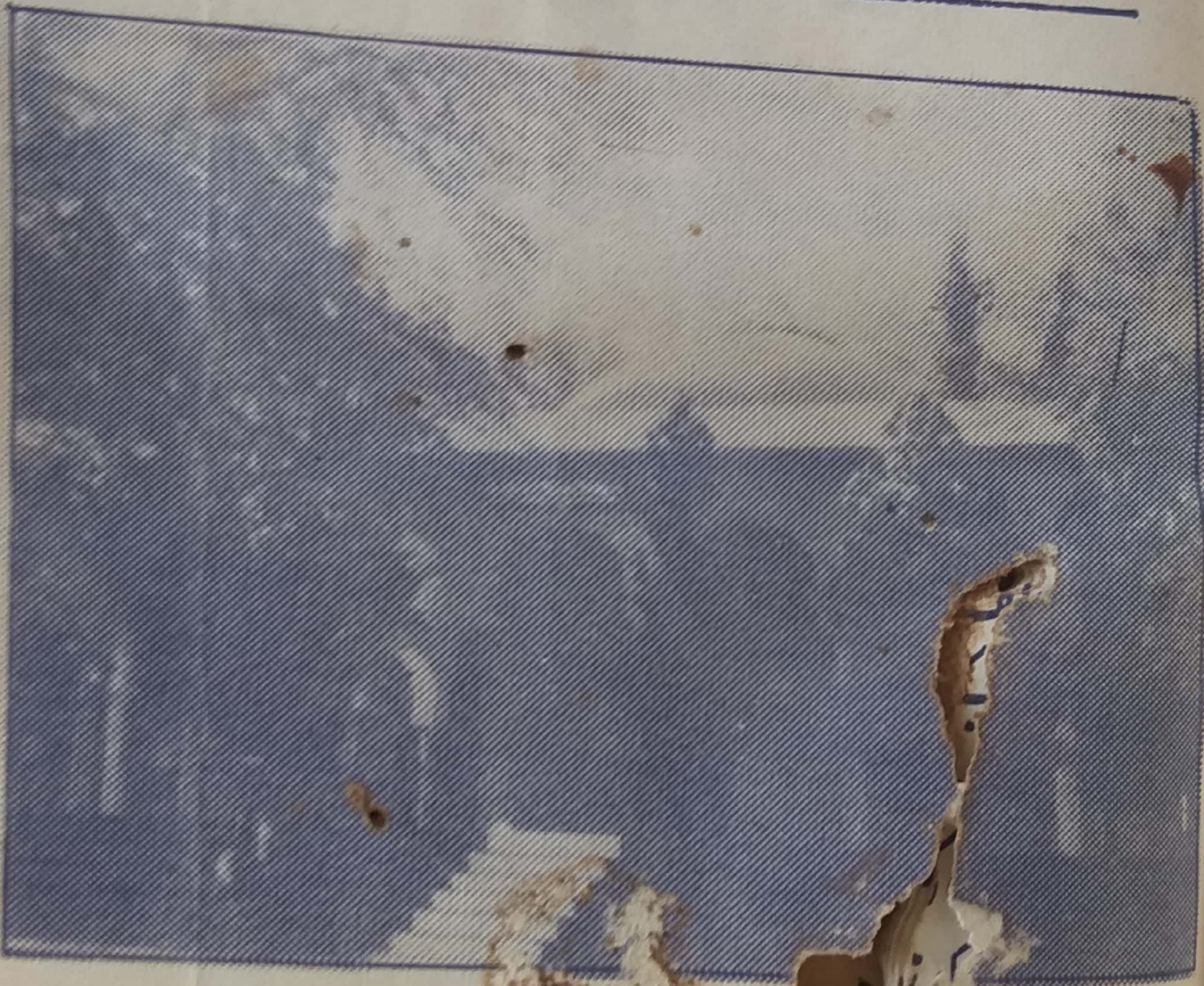

مصنف:- فضل محمد ملک

اس کتاب کی اشاعت کے کئی سال بعد دسمبر ۱۹۹۳ء میں
محمد کعب شریف کی تحریر کردہ ایک کتاب بنام
"حضرت سخی سیدن شیرازی" ~~[illegible]~~ شائع ہوئی
جو اس وقت پیش نظر ہے

عابد حسین شاہ
جنوری ۱۹۹۴ء

بہاء الدین زکریا لائبریری (وقف) چکوال
مسلسل نمبر: ------------------
تاریخ: ------------------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رحمۃ اللعالمینؐ

حالات و کرامات

حضرت سخی سیدن شاہ شیرازیؒ

کسی فنکار کے فن اور اہل علم کی مقبولیت اور شہرت میں عموماً حالات کی سازگاری اور دیگر اسباب ظاہری کا بڑی حد تک دخل ہوتا ہے۔

آج کا سیاستدان ہو یا جرنل۔ قلمکار ہو یا فنکار، منصف ہو یا مصنف [illegible] محض اپنی دانش یا عقل کی بنیاد پر پروان نہیں چڑھ سکتا تاوقتیکہ [illegible] وقت کا دھارا۔ ذرائع ابلاغ عامہ اور مادی وسائل کو بروئے کار نہ لائے لیکن یہ اولیائے کرام کا ادنیٰ سا خادم ایک ایسے ولیٔ کامل کی شان میں خراج عقیدت پیش کرنے کی جسارت کر رہا ہے کہ جس کی ز[illegible]ں گو کہ آج تک کوئی کتابچہ مکمل یا نامکمل شائع نہیں ہوا لیکن یہ ولیٔ کامل کی طاقت ہے کہ مادی کوششوں کے بغیر اس کے دروازے پر لاکھوں پروانے فیضیاب ہو رہے ہیں

یہ ہے ضلع جہلم کی خوبصورت سرزمین چاروں طرف سے باغات پہاڑوں، پھلوں اور پھولوں کے علاوہ خدائی پہرداروں (جن کا ذکر آگے آئے گا) سے گھری ہوئی وادی چوآسیدن شاہ میں ہر وقت رحمت خداوندی کے تقسیم کار

حضرت سخی سیدن شاہ شیرازیؒ

آپ ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے براستہ درہ خیبر سرزمین ہندوپاک میں قدم رکھا آپ کے والد ماجدؒ بمقام ناڑہ موگلہ خالق حقیقی سے جا ملے۔ لیکن آپ والد ماجد کی موجودگی میں ہی جنڈیال (حال چوآسیدن شاہ) تشریف لائے گو کہ مادرزاد ولی تھے اور اپنے آپ کو پوشیدہ رکھا لیکن نورِ حق کی شمع جب روشن ہو تو انوارِ خداوندی سے ظلم کی تاریکیاں چھٹ جایا کرتی ہیں شمع حق راستہ ڈھونڈنے والوں کو خود منزل کا پتہ دیتی ہیں اور پھر بھولے بھٹکے ان ہی شمعوں کی روشنی میں منزلِ مقصود پر پہنچکر اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں۔ کہ ؎

نگاہ ولی میں یہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

کراماتِ مقدسہ

یوں تو حضرت سخی سیدن شاہ شیرازیؒ کی کئی کرامات یہاں بزرگوں سے سُنی جا سکتی ہیں۔ لیکن کوشش

کی گئی ہے کہ صرف ان ہی کرامات کا ذکر کیا جائے جن کی کچھ نہ کچھ نشانیاں اب بھی موجود ہیں۔

۱۔ بچھڑوں کا مارنا اور زندہ کرنا۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے سیدنا موصوف جنڈیال میں تشریف لائے تو آپ کو کوئی نہ جان سکا کہ یہ درویش کون ہیں اور آپ نے بھی بطور پیشہ یہاں کے امراء کے بال مویشی چرانے کی ذمہ داری سنبھال لی۔ عرصہ تک یہی شغل رہا کسی کو کیا خبر کہ چرواہے کے روپ میں یہ شخص دراصل خدا کا دوست ہے لہذا نہ ہی آپ نے خود کو ظاہر کیا۔ آپ گھروں سے بچھڑے وغیرہ لے جاتے اور باہر جا کر ان کو کہتے کہ اللہ کے حکم سے مر جاؤ تو وہ مر جاتے اور شام کو زندہ کر کے واپس گھر لے آتے۔

اور اس طرح ولیِ کامل کی نگہبانی میں چرنے والے یہ مویشی نسبتاً زیادہ صحت مند اور تنومند ہوتے رہے، وقت گذرتا رہا ایک دفعہ کسی شخص نے دن کو دیکھا کہ تمام بچھڑے مرے پڑے ہیں اس نے گاؤں میں واپس آ کر لوگوں کو اطلاع دی لوگ گھبرائے اور اسی وقت جا کر صورتِ حال کا جائزہ لیا اور حضور کو ڈھونڈنے لگے حضور کسی جگہ آرام فرما رہے تھے لوگوں کے تیور دیکھ کر بھانپ گئے اور فرمایا کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاؤ۔ بچھڑے زندہ ہو گئے۔ لوگ حضور کے قدموں

میں گرے اور عقیدت مند ہوئے۔ اس طرح یہ راز جو خدا اور اس کے دوست تک محدود تھا ظاہر ہوا۔

۲- موضع کٹاس سے پانی لانا

اب کیونکہ راز، راز نہ رہا تھا۔ خلق خدا کو فیض یاب ہونے کا موقع میسر آ رہا تھا۔ لوگوں نے حضور سے عرض کی کہ حضور یہاں سے چند میل کے فاصلہ پر پانی کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ جبکہ موضع جنڈیال خشک سالی کا شکار رہتا ہے۔ اور لوگوں کو پانی کی بے حد دقت ہے اگر آپ دعا فرمائیں تو ہماری یہ حاجت رفع ہو۔ حضرت سخی سیدن رح یہاں سے تین میل کے فاصلہ پر امر کنڈ (موضع کٹاس) تشریف لے گئے جو ہندوؤں کی بہت متبرک جگہ تھی۔ تقسیم ہند سے قبل یہاں ہندوؤں کا بہت بڑا میلہ لگتا تھا۔ آج بھی ان کے مندروں کے کھنڈرات دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہاں پانی کا بہت بڑا ذخیرہ ہے۔ پہلی روایت جو زیادہ مشہور ہے (اور حضور کے روضہ مبارک میں مزین شدہ کاغذ پر لکھ کر آویزاں کی گئی ہے) کے مطابق حضور نے ہندوؤں کے اصرار سے موضع جنڈیال کے لئے پانی مانگا۔ مگر انہوں نے دینے سے انکار کیا۔ اس پر حضور نے جلال میں آکر فرمایا کہ میں پانی لے کر جا رہا ہوں اگر کسی میں ہمت ہے تو روک لے اور عصا لے کر لکیر کھینچتے [illegible] ئے آگے آگے چلنے لگے بس پھر کیا تھا آگے آگے حضرت سخی سیدن شاہ شیرازی رح اور

پیچھے پیچھے پانی۔

یہ پانی پہاڑیوں کو چیرتا ہوا جنڈیال تک پہنچا۔ اور آج تک اُسی روانی کے ساتھ بہہ رہا ہے لوگوں کی قسمت کے ساتھ ساتھ یہاں کی زمین بھی ہری ہو گئی اور بنجر و بیابان زمینیں سرسبز و شاداب ہو گئیں۔ بیابان جنگل باغات میں بدل گئے اور آج تک حضور کی اس کرامت کے صدقے لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اور رہتی دنیا تک فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ کیونکہ اب جنڈیال کا نام چوآ سیدن شاہ ہو گیا تھا (چوآ پنجابی زبان میں چشمے کو کہتے ہیں اور سیدن شیرازیؒ کے نام سے جنڈیال آباد ہے)

دوسری روائیت جو اس پانی کے متعلق یہاں کے بعض بزرگوں سے سُنی گئی ہے کہ موضع کٹاس جہاں ہندوؤں کا شہر تھا۔ اللہ تعالیٰ کے ایک دوست جن کا نام شیخ ٹیھر بتایا جاتا ہے قیام پذیر تھے حضرت سخی سیدن شاہ شیرازی ان کے پاس تشریف لے گئے ولی نے چشمِ حق سے ولی کو پہچانا اور حضرت سخی سیدنؒ نے ان سے کوئی کرامات دکھانے کو کہا۔ سامنے آگ جل رہی تھی۔ جس کو عرفِ عام میں "پچ" کہا جاتا ہے اُسی آگ میں سے ایک لکڑی کو انہوں نے فرمایا کہ ہری ہو جا اور وہاں دھوئیں کی [illegible] ایک بہت بڑا شیشم کا درخت نمودار ہوا جو ۱۹۴۸ء کے مشہور سیلاب [illegible] قائم رہا۔ اور اس کرامت کی وجہ سے ان بزرگ کو ٹاہلی صاحب بھی کہا جاتا ہے۔ اس درخت کی خصوصیت

جو عمر رسیدہ بزرگ بیان کرتے ہیں۔ یہ تھی کہ ایک سال یہ بالکل خشک رہتا تھا جبکہ دوسرے سال ہرا اس درخت کو دیکھنے کے کئی عینی شاہد آج بھی حیات ہیں۔

شیخ ٹھیہر صاحب نے حضرت شاہ صاحب کو کرامت دکھانے کو کہا جس پر آپ نے ان کے سامنے پڑے ہوئے برتن میں عصا مارا اور وہاں پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا۔ اور وہی پانی عصا کے پیچھے چل کر یہاں تک پہنچا بہر حال دونوں میں سے کونسی روائیت درست ہے خدا ہی جانتا ہے۔

۳۔ لشکری سلطان کا آنا اور کشمیری چشمہ جاری ہونا

حضرت سخی سیدن شاہ شیرازی کی کرامات کی وجہ سے لوگ آپکے بے حد عقیدتمند ہو گئے تھے۔ اب بات صرف موضع جنڈیاں تک نہ رہی تھی۔ بلکہ شمع حق کی روشنی کشمیر تک کے رؤسائ اور سلاطین کے محلوں تک پہنچی اور اِس وقت کا کشمیر کا حکمران جو لشکری سلطان کے نام سے مشہور تھا بمعہ اپنے لشکر کے حضور کے دربار میں حاضر ہوا۔ اور نور حق کی اس شمع پر اس قدر عاشق ہوا کہ اس کو یہ تخت و تاج اور دنیا کی یہ بادشاہی ہیچ نظر آئی اور سب کچھ [illegible] حضور کے قدموں میں زندگی گزارنے کو باعث فرحت و بخشش [illegible] اور لشکر کو واپس بھیج دیا۔ لیکن لشکری سلطان کو یہاں کا پانی راس نہ آیا۔ ولیِ کامل سے

حقیقت چھپ نہ سکی۔ اور آپ نے زمین پر عصا مبارک مارا تو وہاں ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جس سے لشکری سلطان صحت یاب ہوئے کہا جاتا ہے کہ یہ پانی کشمیر سے آتا ہے اور آج بھی اگر چشمے کی صفائی کی جائے۔ تو اس پانی میں جو بالکل تازہ نکل رہا ہے۔ گلے سڑے سیب دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد لشکری سلطان تا حیات یہیں رہے اور آج بھی لشکری سلطان کا مزار حضور کے پہلو میں موجود ہے۔ لوگوں کو پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ ولیٔ کامل کے قدموں میں چند گھڑیاں گزار دینا ہزاروں سال کی بادشاہی سے کہیں بہتر ہے۔

۴۔ گنگا کھوئی

اس کھوئی کا تعلق ایک ایسی عورت سے ہے جو اگرچہ ہندو تھی لیکن حضور کی کرامات اور حسن اخلاق کی وجہ سے آپ کی عقیدتمند تھی کہا جاتا ہے کہ یہ عورت جسکا نام جمنا تھا حضور کی اجازت سے گنگا میں اشنان کی غرض سے گئی وہاں اس کے زیورات گم ہو گئے۔ واپس کر حضور سے عرض کی کہ آپ اس سلسلہ میں مدد فرمائیں۔ حضور نے وہیں عصا مبارک مارا تو وہاں سے پانی کی نہر نمودار ہوئی اور طرح طرح کے زیورا[illegible] سامنے سے گزرنے لگے۔ اس عورت نے اپنے زیورات پہچان[illegible] نے فرمایا اگر تیرے زیورات نہ ملتے تو قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہتا۔ آج بھی یہ پانی موجود ہے۔ اور

اس کو کوئیں کی شکل دی گئی ہے۔ پھنسی پھوڑوں کے لاعلاج مریض آج بھی یہاں آکر نہاتے ہیں اور بفضلِ خدا صحت یاب ہو کر جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس واقعہ کے بعد یہ عورت بمعہ خاندان مسلمان ہو گئی اور آپ نے اس سے نکاح کر لیا۔ حضور کے قدموں میں دفن ہے

۵۔ بے گناہ عقیدتمندوں کی ہتھکڑیاں ٹوٹنا

اس طرح کے دو واقعات ہیں پہلا واقع انگریزوں کے دور کا ہے جو ملزمان کو عدالت میں پیش کرنے لے جا رہے تھے تو ان بے گناہوں نے دربار عالیہ پر حاضری کی خواہش ظاہر کی۔ بے گناہ ملزم دربار پر حاضر ہوئے فاتحہ پڑھنے کے بعد مزار پُر انوار پر خدا کے حضور سربسجود ہوئے۔ رحمت خداوندی جوش میں آئی اور یوں ولی اللہ کے مزارِ اقدس پر رحمت کی بارش کا منظر ہزارہا افراد نے دیکھا کہ ہتھکڑیاں ان کے ہاتھوں سے گر کر زمین پر آ پڑیں۔ کنجی برداروں نے لاکھ کوشش کی مگر دربار شریف کے اندر ولیٔ کامل کے ان پرستاروں کو ہتھکڑیاں نہ لگ سکیں بعد میں عدالت نے بھی انہیں الزامات سے بری کر دیا۔ کیونکہ ان کی رہائی کے پروانے پر اللہ کے ولی کی مہر ثبت ہو چکی تھی۔

اس طرح کا ایک واقعہ صرف [illegible] میں پیش آیا جس کی تصدیق کے لئے ہزاروں عینی شاہدوں [illegible] علاوہ ملزمان کے عزیزو

اقارب سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔ اور خود ملزم بھی حیات ہے۔

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی زنجیریں

۶۔ بکرے کی بجائے سکھ کا سر قلم ہونا

سکھوں کے مذہب میں جھٹکا دیا جاتا ہے۔ جھٹکا سے مراد یہ کہ ایک ہی وار یا ایک ہی جھٹکے سے بکرے کو مارنا اور سر الگ کرنا۔ سکھوں کا دور حکومت تھا۔ کوئی انتہا پسند سکھ مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے بکرے کو دربار شریف پر لے گیا۔ وہاں اس نے جھٹکا دیا۔ لیکن دیکھنے والوں نے دیکھا کہ بکرے کی بجائے سکھ کی گردن الگ ہو کر تڑپ رہی ہے۔ یوں اللہ تعالیٰ نے ولیٔ کامل کے مزار کی حرمت و تقدس کا تحفظ فرمایا۔

غرضیکہ اس طرح کے کئی واقعات ہیں یہی وجہ ہے کہ صدیاں گذر جانے کے باوجود بغیر کسی تشہیر کے۔ بغیر ان کے جانشینی کے۔ بغیر مادی وسائل کے۔ آپ کے مریدین میں بے پناہ اضافہ ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سوا لاکھ کی گدی ہے۔ عام طور پر اس سے مراد یہ [illegible] جاتی ہے۔ کہ سوا لاکھ روپے کی سالانہ آمدن ہے۔ حالانکہ اصل [illegible] نام کی یہ ہے کہ حضور کے سوا لاکھ سید شیرازی مریدین ہیں۔ بڑ[illegible] جھنگ شورکوٹ۔ سرگودھا اور شاہ پور

دار العـ

سے ہے۔ ہر سال چیت کی پہلی جمعرات کو یہاں پر عرس مُبارک ہوتا ہے۔ دربار عالیہ پر حاضری دینے والوں کی تعداد بلا مبالغہ لاکھوں میں ہوتی ہے۔ چوآ سیدن شاہ کے ایک کونے سے لے کر دوسرے کونے تک عقیدتمندوں کا ایک سیلاب نظر آتا ہے۔ رات دن قوال حضرات اور علمائے کرام حضور کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اور حاجت مند اپنی مرادیں لے کر آتے ہیں اور جھولیاں بھر بھر کے لے جاتے ہیں۔

بہت عرصہ عرس مبارک کو غلط رنگ دیا جاتا رہا۔ اور یہاں ولیٔ کامل کے مزار پر دن رات ناچ گانے کی محفلیں ہوتی رہیں یہاں تک کہا گیا کہ یہ طوائفیں باوا سیدن خود بلاتے ہیں۔ یہ نظریہ اس حد تک مقبول ہوا۔ کہ کسی میں اتنی جرأت نہ ہوئی کہ اس گندگی اور بے حیائی کا قلع قمع کر سکے۔ یہ ولی کامل کا مزار اور انوارِ خداوندی کا نزول یہاں بجائے قرآن پاک پڑھنے کے یا بجائے نعت خوانی اور قوالوں کے طوائفوں کا ناچ گانا اور پھر اس کو حضرت سخی سیدنؒ کی خوشیوں سے منسوب کرنا جہالت کی دنیا میں سب سے بڑی مثال ہے۔

کہا جاتا ہے کہ حضرت سخی سیدنؒ کنجریوں اور طوائفوں پر (نعوذ باللہ) خوش ہوتے ہیں۔ بالآخر اس بے حیائی [illegible] کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور ولی سے کام لیا۔ یہ مرد کا[illegible] حافظ غلام احمد المعروف باواجی صاحب سلوئی والے تھے۔ آپ [illegible] سیدن شاہ تشریف

لانے سے قبل ایک بھی حافظ قرآن نہ تھا۔ کیونکہ جہاں لوگ ناچ گانے کو مذہب کا ایک حصہ سمجھ لیں۔ وہاں اسلام کی اصل روایات ان رنگ رلیوں کے پیچھے چھپ جاتی ہیں۔ یہ رنگ رلیاں صرف بازار کی حد تک ہی نہیں بلکہ قصبے کے ۵۰٪ گھر ایسے تھے جن میں "مجرا" ہونے لگا کیونکہ قصبے کے یہ مکان رنڈیوں کو کرایہ پر دیئے جاتے۔ بلکہ ایک ہی صحن کے آدھے کمرے طوائفوں کے پاس اور آدھے میں مالکان رہتے تھے اگرچند منٹ کے لئے تصور میں وہ تمام مناظر لائے جائیں تو اس تفصیل کی ضرورت نہیں رہتی کہ "مجرے" نے ہمارے معاشرے پر کیا اثرات چھوڑے ہیں۔

• بہر حال قبلہ باواجی صاحبؒ جن کی تمام زندگی قرآن سے وابستہ رہی۔ جن کا اوڑھنا بچھونا قرآن۔ سکون قلب قرآن۔ اور سب کچھ قرآن تھا۔ آپ کے شاگردان گرامی کا اندازہ ایسے لگایا جاسکتا ہے۔ کہ صرف ان کے اپنے ہم نام حافظ قرآن کی تعداد ۱۴۰ ہے۔

• آپ نے تقریباً ۱۹۷۰ء میں ولیٔ کامل کے مزار پر طوائفوں کے خلاف تحریک کا آغاز کیا۔ لیکن شدید مخالفت کی وجہ سے وہ اپنی زندگی میں یہ پابندی نہ دیکھ سکے۔ آپ کی وفات کے بعد ایک باقاعدہ تنظیم قائم کر گئی۔ طوائفوں کے پرستاروں کی طرف سے بھی ان کی حمایت میں کا[illegible]اری رہیں۔ اور سب سے بڑی مشکل یہ تھی۔ کہ مقامی و[illegible]ادہ لوح تھے اسی ایک نظریئے پر قائم تھے کہ باوا سیدن نارا[illegible] جائیں گے۔ مجھے اس موقع پر علامہ سعیدی

صاحب کے وہ الفاظ نہ صرف یاد رہے ہیں بلکہ گونج رہے ہیں۔
جو انہوں نے ہزاروں کے مجمع میں دربار شریف پہ کہے کہ"

"اگر سخی سیدن شاہ شیرازیؒ رنڈیوں کے
ناچ گانے پر خوش ہوتے ہیں تو میں ان کو
ولی ماننے سے انکار کرتا ہوں۔"

الغرض ذی ہوش حضرات نے اس تحریک میں ہمارا
بھرپور ساتھ دیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر آج شراب اور ناچ
گانے سے پاک ہر سال یہ عرس مبارک دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔
اب یہاں ناچ گانے کی بجائے شبینہ ہوتا ہے۔ قرآن پاک کی تلاوت
ہوتی ہے۔ قوالیاں اور نعت خوانیاں ہوتی ہیں۔ اور لوگ خدا کی
رحمت سے فیض یاب ہو کر جھولیاں بھر بھر کر جاتے ہیں۔
اور انشاء اللہ "کنجر نواز" ٹولے کی کوششیں کبھی کامیاب
نہ ہوں گی۔ کیونکہ ہمارے ساتھ نہ صرف حضرت سخی سیدن شیرازیؒ
کی دعائیں بلکہ ہماری پشت پر رئیس الحافظ الحاج غلام احمد بھی ہیں
اور ان کے علاوہ جو آسیدن شاہ کے چاروں طرف خدائی پہریدار
بھی مقیم ہیں۔

جو آسیدن شاہ کے مشرقی کن[illegible]ر شاہ غازیؒ
مغربی کونے پر شاہ شرف بخاریؒ شمال [illegible]ی والی سرکارؒ اور

جنوبی جانب چلنے والی سرکار حق اور حق پرستوں کے پہریدار ہیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اولیائے کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم، پیرانِ پیر کے صدقے اور اولیائے کرام کے صدقے ہمارے گناہ معاف فرمائے۔ اور حق کے رستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

بہاء الدین زکریا لائبریری (وقف) چکوال
مسلسل نمبر: ....
تاریخ: ....